111914 ـ رضاعت سے وراثت ثابت نہیں ہوتی

سوال

ایك عورت فوت ہو گئی اور اس كا كوئی قریبی وارث نہیں، لیكن اس كا ایك رضاعی بیٹا ہے تو كیا وہ وراثت میں سے كسی حصے كا حقدار ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

شریعت میں وارث بننے كے اسباب معلوم اور مقرر ہیں، جن میں كچھ تو ایسے ہیں جن پر علماء كا اتفاق ہے وہ تین سبب ہیں:

عقد زوجیت، اور قرابت و رشتہ داری، اور ولاء (یعنی آزادی كی نسبت).

اور كچھ اسباب ایسے ہیں جن میں علماء كرام كا اختلاف پایا جاتا ہے وہ یہ ہیں:

المعاقدہ و مولاۃ، كسی كے ہاتھ پر اسلام كی قبولیت، الالتقاط، اور جہت اسلام (یعنی جس كا كوئی وارث نہ ہو تو اس كا وارث بیت المال ہو گا).

فضیلۃ الشیخ صالح بن فوزان الفوزان حفظہ اللہ نے یہ اسباب اپنی كتاب " التحقیقات المرضیۃ فی مباحث الفرضیۃ " میں مفصل بیان كیے ہیں، دیكھیں: صفحہ نمبر (31 ـ 44).

اور ان اسباب میں رضاعت شامل نہیں ہے.

لہذا جو كوئی فوت ہو جائے اور اس كا كوئی وارث نہ ہو تو اس كا مال بیت المال میں جائیگا اور اس كا رضاعی بیٹا وراثت كا مستحق نہیں ہو گا.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ سے دریافت كیا گیا:

اگر كوئی عورت فوت ہو جائے اور اس كا مال و دولت ہو لیكن اس كے بعد اس كی وراثت كا كوئی وارث نہیں بلكہ اس كا سب سے قریبی ایك شخص ہو جسے اس نے دودھ پلایا ہو چاہے وہ مرد ہو یا عورت تو كیا وہ اس كے تركہ كا زیادہ حقدار ہے یا اس كا مال مسلمانوں كے بیت المال میں جائیگا ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

" رضاعت کا تعلق وراثت کے اسباب میں شامل نہیں لہذا اس کا رضاعی بھائی اور رضاعی باپ وارث نہیں بن سکتا، اور نہ ہی دوسرے قرابت کے حقوق میں سے کوئی حق مثلا نفقہ اور ولایت وغیرہ کا حق رکھتا ہے.

لیکن بلاشك اسے کچھ نہ کچھ حقوق ضرور ہونے چاہییں جن سے اس کی تکریم ہو، لیکن وراثت میں اس کو کوئی حق نہیں ہو گا، کیونکہ وراثت کے تین سبب ہیں:

قرابت و رشتہ داری، اور زوجیت، اور ولاء (آزادی کی نسبت)؛ اور رضاعت وراثت کے اسباب میں شامل نہیں.

سوال میں اس مذکورہ عورت کی وراثت مسلمانوں کے بیت المال میں جائیگا، اور یہ رضاعی بیٹا اس کا حقدار نہیں " انتہی

دیکھیں: فتاوی علماء البلد الحرام صفحہ نمبر (334).

واللہ اعلم.